بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

اٹھتے جاتے ہیں اب اس بزم سے اربابِ نظر

محمد سلمان بجنوری

حسب وعدہ، حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری نوراللہ مرقدہ کے تذکرہ پر مشتمل، دوماہ کا مشترکہ شمارہ پیش خدمت ہے، جس میں ممتاز علماء واہل قلم کے مضامین شامل ہیں۔ ہمارا ابتدائی اندازہ تھا کہ تقریباً ساٹھ ستر صفحات، حضرت مولاناؒ سے متعلق مضامین کے ہوجائیں گے؛ لیکن جب مضامین موصول ہوئے تو محسوس ہوا کہ اگر سارے مضامین دیے جائیں تو تقریباً دوسو صفحات ہوجائیں گے۔ پھرایک سے بڑھ کرایک مضمون، انتخاب دشوار ہونے لگا، مجبوراً یہ طے کیا گیا کہ اس شمارے کے ایک سو بارہ صفحات میں سے سوصفحات ان مضامین کے لیے خاص کردیے جائیں، پھربھی طبیعت پر جبر کرکے بہت سے مضامین کوروکنا پڑا اور جومضامین دیے گئے، ان میں بھی حک وفک اورحذف وتلخیص کی گستاخی کرنا پڑی، سوائے بعض مضامین کے، جن میں یہ کام مشکل محسوس ہوا، اکثر مضامین سے مکررات خصوصاً سوانحی حصہ حذف کردیا گیا، تاکہ زیادہ سے زیادہ تاثرات اور سبق آموز حصہ شائع ہوسکے۔

جن حضرات کے مضامین اس اشاعت میں شامل نہیں ہوسکے ہیں اور جن کے مضامین میں تلخیص کی گئی ہے ان کی خدمت میں شکریہ ومعذرت کے ساتھ عرض ہے کہ راقم سطور، حضرت سے متعلق آنے والے تمام مضامین جمع کررہاہے، ان شاء اللہ اس مجموعہ میں یہ تمام مضامین، مکمل شائع ہوں گے، اس کے علاوہ بھی مناسب موقع پر ان کی اشاعت زیرمشورہ ہے، اللہ رب العزت تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بعض حضرات ایسے ہیں جن سے حضرت مولانا کے متعلق مضامین ہمیں حاصل کرنے تھے؛ لیکن ہم حاصل نہیں کرسکے۔ اسی طرح کچھ منظومات بھی موصول ہوئے ہیں ان سب کے

لیے مناسب وقت اور موقع کا انتظار ہے۔

قارئین کرام سے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ان مضامین کی اشاعت کو، کسی رسم کی تکمیل نہ سمجھیں؛ بلکہ ان کو غور سے پڑھ کر اپنے لیے سبق حاصل کرنے کی فکر کریں خاص طور سے حضرات علماء وفضلاء، مدارس، کہ یہ مضامین جس شخصیت سے متعلق ہیں وہ ایک مثالی شخصیت ہے۔ ان کے تلامذہ ومستفیدین تو کسی حد تک ان کے اوصاف وکمالات سے واقف ہیں؛ لیکن دیگر حضرات کے لیے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دو نہایت محترم وموقر رفقاء ومعاصرین کے ارشادات نقل کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) استاذ گرامی مرتبت حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ: ''تقریر وتحریر میں اور نظم ونثر میں مولانا کا کوئی ثانی دارالعلوم میں نہیں ہے'' نیز فرمایا کہ ''مولانا کی طرح دارالعلوم کو سمجھنے والا کوئی دوسرا نہیں ہے۔''

(۲) استاذ گرامی حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی دامت برکاتہم، جو حضرت مولانا ریاست علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے وقتاً فوقتاً مختلف علمی مسائل میں تبادلۂ خیال فرماتے رہتے تھے، فرماتے ہیں کہ: ''میں ان سے یہ کہتا تھا کہ کسی مسئلہ میں جو بات میں آپ کے سامنے پیش کروں اس کے بارے میں آپ کے قلب میں جو رائے ابتدائی طور پر آئے وہ مجھے بتادیا کریں، اس پر مجھے اطمینان ہوجاتا ہے۔''

ان دو موقر شہادتوں کے علاوہ، ان کے رفیق قدیم، حضرت صدرالمدرسین دامت برکاتہم دارالعلوم دیوبند کے تاثرات تو اُن کے مختصر مضمون کی شکل میں شامل اشاعت ہیں، اسی طرح حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم اور حضرات نائبین مہتمم مدظلہما اور دیگر موقر اساتذۂ کرام نیز دیگر کبار علماء کے مضامین بھی آپ کے سامنے آرہے ہیں۔ ان سب سے یہ بات پورے طور پر واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے اوصاف وکمالات اور جامعیت کے لحاظ سے ایک نمونہ کی شخصیت تھی۔

کیا لوگ تھے کہ راہ وفا سے گذر گئے
جی چاہتا ہے نقش قدم چومتے چلیں

حضرت مولاناؒ کی وفات پر مختلف حلقوں، اداروں اور شخصیات کی جانب سے اظہار تعزیت

کیا گیا، اور حضرت مہتمم صاحب مدظلہم یا حضرت مولاناؒ کے پسماندگان کے نام تعزیتی خطوط موصول ہوئے، ہم ان سب کی خدمت میں شکریہ پیش کرتے ہیں، بالخصوص حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب ندوی دامت برکاتہم، حضرت مولانا تقی الدین صاحب مظاہری ندوی دامت برکاتہم، حضرت مولانا جلال الدین عمری صاحب امیر جماعت اسلامی اور حضرت مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی بنگلہ والی مسجد نظام الدین دہلی وغیرہم۔

==============================

حضرت شیخ مولانا محمد یونس صاحب جونپوری کی رحلت

سال رواں کو جس بزرگ نے بھی علماء ومحدثین کی وفات کا سال کہا تھا وہ ایسا سچ ثابت ہوا کہ قضاء الٰہی نے میدان علم وفن کی متعدد شخصیات سے ہمیں محروم کردیا، خاص طور سے طبقۂ محدثین کی چار اہم شخصیات، سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور نصف صدی سے زائد بخاری شریف پڑھانے والی شخصیت حضرت مولانا عبدالحق اعظمی رحمہ اللہ کا حادثۂ وفات پیش آیا، اس کے بعد استاذ المحدثین اور شیخ الکل کے نام سے متعارف شخصیت حضرت مولانا سلیم اللہ خاں رحمہ اللہ رخصت ہوئے۔ پھر چند ماہ کے بعد دور شباب سے خدمت حدیث میں مشغول نیز حدیث اور خصوصاً درایت حدیث میں انتہائی گہری نظر کی حامل شخصیت حضرت مولانا ریاست علی بجنوری رحمہ اللہ سے ہم محروم ہوئے اور آخر میں اس قافلہ کے گل سرسبد حضرت شیخ مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، داغ مفارقت دے گئے۔

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

حضرت شیخ قدس سرہ فن حدیث میں موسوعی انداز کی شخصیت کے مالک تھے، اوران کو طبقہ علماء میں بڑا احترام حاصل تھا، وہ اپنے اساتذۂ کرام بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا

کاندھلوی نوراللہ مرقدہ کے حسن تربیت کا عکس جمیل تھے، انھوں نے اپنی انتھک محنت سے اپنے اکابر کا نام روشن کیا اور خود اپنا نام زندۂ جاوید کرگئے۔ اللہ رب العزت کی توفیق سے انھوں نے پورے پچاس برس بخاری شریف کا درس اس شان سے دیا کہ ابتدائی سالوں ہی میں ان کی وسعت مطالعہ کی دھاک بیٹھ گئی اور پھر ان کی شخصیت کی عظمت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور آج وہ اس حال میں رخصت ہوئے ہیں کہ ان کی نظیر تلاش کرنا مشکل محسوس ہورہا ہے۔

ان کی شخصیت سلوک وتصوف اور روحانیت میں بھی بہت بلند تھی اور اس راہ سے بھی ان سے بڑا فیض مسلمانوں اور خصوصاً طبقۂ علماء کو پہنچا۔ دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ان کی خدمات وحسنات کو قبول فرماکر اپنے قرب خاص سے ہمکنار فرمائے، آمین!

==============================

ارباب مدارس کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

ملک کے موجودہ حالات میں بعض مخصوص اسباب کے تحت، مدارس اسلامیہ پر حکمراں طبقہ کی خاص نظر ہے اور مختلف انداز سے مدارس کے لیے مسائل کھڑے کرنے کی کوشش جاری ہے۔ ان حالات میں تمام اہل مدارس کو چاہیے کہ اپنی داخلی وخارجی خامیوں کی اصلاح پوری سنجیدگی سے کریں۔ تمام سرکاری وقانونی کارروائیوں کی تکمیل کریں اور اس بات کی کوشش کریں کہ ہماری کسی کمزوری کی بناء پر ان کو انگلی رکھنے کا موقع نہ ملے۔ اس سلسلے میں دارالعلوم دیوبند کی جانب سے مختلف اوقات میں رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ کے رکن مدارس کے نام جاری ہونے والی تجاویز اور مشوروں سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے، رابطہ کے رکن مدارس خود ان تجاویز کو نافذ کریں اور دیگر مدارس تک بھی ان مشوروں کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

❀ ❀ ❀